کفن کا طریقہ اور مسائل

میت کو کفن پہنانے کا طریقہ، کفن کے چند ضروری مسائل، چند احادیث و آثار، عمدہ اور اچھا کفن پہنائے، تکفین میں اسراف، نئے کپڑے کا زندہ' مردہ سے زیادہ مستحق ہے، سفید کپڑوں میں مردوں کو کفن دو، میت کو دھونی دو تو تین بار دھونی دو، آپ ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا، دو کپڑوں میں کفن دینا، کفن ضرورت، کفن: ایک' تین' پانچ کپڑوں میں سب جائز ہیں، عورت کا کفن اور اس کو پہنانے کا طریقہ، اپنے مردوں کے چہروں پر خوشبو لگاؤ، میت کے سجدوں کی جگہ پر کافور لگائی جائے۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیۃ

فہرست رسالہ ”کفن کا طریقہ اور مسائل“

کفن کا مسنون طریقہ، اور کفن کے ضروری مسائل کیا کیا ہیں؟..................	۴
مرد کو کفن پہنانے کا طریقہ..................	۴
عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ..................	۵
کفن کی مقدار: گز، فٹ اور انچ کے اعتبار سے..................	۶
کفن کے چند ضروری مسائل..................	۷
کفن کا سینا اور ”فتاوی محمودیہ“ کا تفرد..................	۱۵
اکابر کے چند فتاوی..................	۱۷
کوئی مردہ بلا کفن دفن کردیا جائے تو؟..................	۱۷
نجاست سے کفن خراب ہوجائے تو دھونے کا حکم..................	۱۷
حالت احرام میں مرنے والے کے لئے کفن کا حکم..................	۱۷
اجنبی مرد کا عورت کو کفن پہنانا جائز نہیں..................	۱۸
شوہر کا اپنی بیوی کو نہلانا اور کفنانا..................	۱۸
کفن پر زمزم کا پانی چھڑکنا..................	۱۹
کفن میں کعبہ شریف کے غلاف کا ٹکڑا رکھنا..................	۱۹
زندگی میں کفن خرید کر محفوظ رکھنا..................	۲۰
غیر مسلم کی رقم سے کفن کا حکم..................	۲۲
مسلمان اور غیر مسلم دونوں کی لاشیں ملیں تو کفن کا حکم..................	۲۲
بچہ نے سانس لیا ہو تو اس کو کفن دینا ضروری ہے..................	۲۲

موضوع سے متعلق چند احادیث و آثار	۲۳
عمدہ اور اچھا کفن پہنائیے	۲۳
تکفین میں اسراف	۲۴
نئے کپڑے کا زندہ' مردہ سے زیادہ مستحق ہے	۲۵
سفید کپڑوں میں مردوں کو کفن دو	۲۶
میت کو دھونی دو تو تین بار دھونی دو	۲۶
آپ ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا	۲۶
دو کپڑوں میں کفن دینا	۲۷
کفن ضرورت اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ	۲۸
کفن: ایک' تین' پانچ کپڑوں میں سب جائز ہیں	۲۹
عورت کا کفن اور اس کو پہنانے کا طریقہ	۳۰
اپنے مردوں کے چہروں پر خوشبو لگاؤ	۳۰
میت کے سجدوں کی جگہ پر کافور لگائی جائے	۳۱
آب زمزم سے کفن کے کپڑے کو تر کرنا	۳۱
قائلین عدم جواز کے فتاوی	۳۲
قائلین جواز کے فتاوی	۳۴

کفن کا مسنون طریقہ، اور کفن کے ضروری مسائل کیا کیا ہیں؟

سوال:......میت کو کفن پہنانے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟ اور کفن میت کے ضروری مسائل کیا کیا ہیں۔

مرد کو کفن پہنانے کا طریقہ

الجواب: حامدا و مصلیا و مسلما :......کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ: پہلے کفن کو لوبان سے دھونی دی جائے خواہ ایک مرتبہ یا تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ، اور سات بار سے زیادہ نہ کریں، پھر کفن کو اس طرح بچھائیں کہ مرد کے لئے پہلے لفافہ (اوپر لپیٹنے کی چادر) پھر اس پر ازار (تہبند) بچھائی جائے، پھر مردہ کو غسل دینے اور بدن پونچھنے کے بعد کفنی (کرتہ) پہنا کر، اس دوسری چادر (ازار) پر لٹا دیں۔

کفن پہنانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے جو عام طور پر رائج ہے اور آسان بھی ہے کہ چادر کے اوپر کفنی (کرتہ) اس طرح بچھائیں کہ کرتہ کا اوپر کا حصہ اکٹھا کر کے سرہانے کی طرف رکھ دیں، پھر میت کو کفن پر لٹا کر کرتے کا گریبان سر میں ڈال کر کرتہ کا اوپر کا حصہ بدن پر پھیلا کر برابر کر دیں، اور اس کے سر اور ڈاڑھی اور تمام بدن پر خوشبو لگائی جائے، یہ مستحب ہے، اور اس کے مواضع سجود یعنی پیشانی اور ناک اور دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں قدموں پر کافور لگائیں، یہ ان اعضاء کی تعظیم کی وجہ سے ہے، کیونکہ وہ ان اعضاء سے سجدہ کرتا تھا، پس یہ اعضاء مزید تعظیم کے لئے مخصوص ہوئے، اور اس لئے بھی کہ جلدی سڑنے سے محفوظ رہیں، خواہ احرام کی حالت میں مرا ہو یا بغیر احرام کے، خوشبو اور کافور لگانے میں دونوں کا حکم برابر ہے، اور احرام والے کا سر بھی ڈھکا جائے، پھر ازار (تہبند) کو بائیں طرف سے اس پر لپیٹیں پھر داہنی طرف سے لپیٹیں تا کہ داہنی جانب بائیں جانب کے

اوپر رہے، جیسا کہ زندگی میں اوڑھتا تھا، پھر اوپر لپیٹنے والی چادر اس طرح لپیٹیں کہ پہلے بائیں طرف سے پھر دائیں طرف سے لپیٹیں تا کہ اس کا داہنا حصہ بائیں حصہ کے اوپر رہے، اور کفن کے کھل جانے کا خوف ہو تو سر اور پاؤں کی طرف سے کسی کپڑے سے باندھ دیں، میت کے دونوں ہاتھ اس کے دونوں پہلوؤں میں رکھے جائیں، اس کی چھاتی پر نہ رکھے جائیں، اس لئے کہ یہ مجوس وغیرہ کا طریقہ ہے۔

عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ

عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مرد کے کفن کی طرح پہلے لوبان وغیرہ سے خوشبو دینے کے بعد پہلے سینہ بند پھر لفافہ (یعنی اوپر کی چادر) بچھائیں اور اس پر ازار بچھائیں اور کفنی پہنا کر اس پر میت رکھ دیں، یا اس پر کفنی بچھا کر اور کفنی کے اوپر کا حصہ لپیٹ کر سرہانہ رکھ کر اس پر میت کو رکھ دیں، اور گریبان میں سر ڈال کر کفنی پہنا دیں، پس یہاں تک وہی طریقہ ہے جو مردوں کے لئے بیان ہوا، پھر اس کے بالوں کے دو حصے کر کے سینہ پر کفنی کے اوپر رکھ دیں، ایک حصہ دائیں طرف اور ایک بائیں طرف اور اس کے اوپر اوڑھنی (سربند) سر پر اور بالوں پر ڈال دیں، اس طرح کے نصف پشت کے نیچے سے بچھا کر سر پر لا کر نقاب کی طرح ڈال دیں کہ سینہ پر رہے، باندھیں اور لپیٹیں نہیں، اس کا طول (لمبائی) سینہ سے پشت تک یعنی تقریبا دو ہاتھ ہے، اور عرض (چوڑائی) ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک تقریبا دو بالشت ہے، (اور یہ جو بعض لوگ کرتے ہیں کہ زندگی کی طرح اڑھاتے ہیں، محض بے اصل وخلاف سنت ہے) پھر ازار کو پہلے بائیں جانب سے پھر دائیں جانب سے لپیٹیں اور پھر لفافہ کو اسی طرح لپیٹیں جیسا کہ مرد کے واسطے بیان ہوا، پھر سب کفنوں کے اوپر چھاتیوں کے اوپر کے حصہ سے بغلوں سے نکال کر گھٹنے تک

سینہ بند باندھیں تا کہ کفن رانوں کے اوپر سے اڑنے نہ پائے، بعض کے نزدیک ناف تک باندھے، اگر سینہ بند کو اوڑھنی کے بعد ازار لپیٹنے سے پہلے ہی باندھ دیا تب بھی جائز ہے، اور اگر ازار لپیٹنے کے بعد لفافہ یعنی اوپر کی چادر لپیٹنے سے پہلے باندھ دیا تو یہ بھی جائز ہے، اور یہی ظاہر ہے، پھر کسی کپڑے سے پیر اور سر کی طرف کفن کو باندھ دیں اور ایک بند سے کمر کے پاس بھی باندھ دیں تا کہ کہیں راستہ میں کھل نہ جائے، یعنی پہلے سے کفن کے نیچے ان تین جگہوں پر تین کپڑے بچھادیں اور کفن لپیٹنے کے بعد اس کے سروں کو ملا کر گرہ لگادیں۔

کفن کی مقدار: گز، فٹ اور انچ کے اعتبار سے

(۱)......کفنی یا کرتا: اڑھائی گز لمبا، ایک گز چوڑا۔ یہ گلے سے لے کر پاؤں تک ہو، اور آگے پیچھے برابر ہو۔ (کفنی: لمبائی میں ساڑھے سات فٹ، اور چوڑائی میں ۳/فٹ۔ انچ کے حساب سے لمبائی میں: ۹۰/انچ، اور چوڑائی میں: ۳۶/انچ)۔

(۲)......لفافہ (بڑی چادر): پونے تین گز لمبی، سوا گز سے ڈیڑھ گز تک چوڑی۔ یہ میت کے قد سے سر اور پاؤں دونوں طرف اس قدر زیادہ ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں، یعنی میت کے قد سے تقریباً دو بالشت لمبی ہو۔ (لفافہ: لمبائی میں تقریباً آٹھ فٹ، اور چوڑائی میں تقریباً چار فٹ۔ انچ کے حساب سے لمبائی میں: ۹۹/انچ، اور چوڑائی میں: ۵۴/انچ)،

(۳)......تہبند (ازار، چھوٹی چادر): اڑھائی گز لمبی، سوا گز سے ڈیڑھ گز تک چوڑی۔ یہ کاندھے سے قدم تک ہو، یا لفافہ کے برابر ہو۔ (تہبند: لمبائی میں تقریباً ساڑھے سات فٹ، اور چوڑائی میں تقریباً چار سے ساڑھے چار فٹ۔ انچ کے حساب سے لمبائی میں: ۹۰/انچ، اور چوڑائی میں: ۵۴/انچ)۔

(۴)......سینہ بند، دو گز لمبا، سوا گز چوڑا۔ یہ چھاتیوں (زیر بغل) سے لے کر زانوؤں یعنی

گھٹنوں تک چوڑا ہو، اور اتنا لمبا ہو کہ بندھ جائے، سینہ بند اگر چھاتیوں سے لے کر ناف تک ہو تب بھی درست ہے، لیکن گھٹنوں تک ہونا زیادہ بہتر اور اولی ہے۔(لفافہ لمبائی میں چھ فٹ، اور چوڑائی میں تقریبا چار فٹ۔ انچ کے حساب سے لمبائی میں :۷۲/انچ، اور چوڑائی میں :۵۴/انچ)۔

(۵)......اوڑھنی (سر بند) : ڈیڑھ گز لمبی، تقریباً ایک گز چوڑی۔ یہ چوڑائی میں حسب ضرورت اور لمبائی تین ہاتھ (چھ بالشت) ہو۔(لفافہ لمبائی میں تقریبا ساڑھے چار فٹ، اور چوڑائی میں تقریبا تین فٹ۔انچ کے حساب سے لمبائی میں :۵۴/انچ، اور چوڑائی میں : ۳۶/انچ)۔

نہلانے کے لئے تہبند اور دستانے اس کے علاوہ ہوتے ہیں۔

(مستفاد: آپ کے مسائل اور ان کا حل (جدید) ص ۲۹۵ ج ۴۔مسائل المیز ان ص ۱۷۷/۱۷۹)

نوٹ:......ایک گز دو ہاتھ کا ہوتا ہے، اور ایک ہاتھ :۱۸/انچ کا، اور ڈیڑھ فٹ کا ہوتا ہے۔ اس طرح ایک گز :۳۶/انچ کا ہوگا۔(ثمرۃ الاوزان ص ۴۲)

کفن کے چند ضروری مسائل

مسئلہ:......میت کو کفن دینا غسل دینے کی طرح فرض کفایہ ہے۔

مسئلہ:......کفن کے تین درجے ہیں: ضرورت، کفایت، سنت۔

مسئلہ:......مرد کے لئے سنت کفن تین کپڑے ہیں: ازار (تہبند) کفنی (کرتہ، قمیص) لفافہ (چادر لپیٹنے کے لئے)۔

مسئلہ:......مرد کے لئے کفن میں عمامہ باندھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ:......عورت کے لئے پانچ کپڑے مسنون ہیں: ازار، کفنی، لفافہ، اوڑھنی (دوپٹہ)

سینہ بند۔

مسئلہ:......کفن کفایت مرد کے لئے دو کپڑے ہیں: ازار اور لفافہ۔

مسئلہ:......عورت کے لئے کفن کفایت تین کپڑے ہیں: ازار، لفافہ، اوڑھنی۔ یا کفنی، لفافہ، اوڑھنی۔

مسئلہ:......اختیاری حالت میں کفن کفایت واجب ہے، اور اس میں کوئی کراہت نہیں، اور اس سے کم کرنا یعنی مرد کے لئے ایک کپڑا اور عورت کے لئے دو کپڑے کرنا بلاضرورت ہو تو مکروہ ہے، اور ضرورت کے وقت بلا کراہت جائز ہے۔

مسئلہ:......دو کپڑے مرد وعورت کے کفن کفایت میں مشترک ہیں ان کو متعین کرنے کی ضرورت نہیں، بلکہ ازار اور کفنی یا دونوں ازار ہوں تو بھی کافی ہے، لیکن ان دونوں صورتوں میں دوسری صورت اولی ہے، کیونکہ اس میں سر اور گردن کے ستر کی زیادتی ہے۔

مسئلہ:......کفن ضرورت مرد وعورت دونوں کے لئے یہ ہے کہ جو میسر آجائے، اور کم ازکم اتنا ہو کہ سارا بدن ڈھک جائے، خواہ نئے کپڑے کا ہو یا پرانے کا، اگر اس قدر بھی نہ ہو تو لوگوں سے مانگ کر پورا کیا جائے، یہ بھی نہ ہو سکے تو سر کی طرف سے اوڑھا کر جس قدر جسم پاؤں کی طرف سے کھلا رہ جائے اس کو گھاس وغیرہ سے چھپا دینا واجب ہے۔

نوٹ:......کفن کے لئے سوال کرنے کی اجازت کفن ضرورت تک ہے، کفن مسنون کے لئے لوگوں سے سوال کرنا ناجائز ہے۔

مسئلہ:......لفافہ یعنی لپیٹنے کی چادر کی مقدار میت کے قد سے سر اور پاؤں دونوں کی طرف اس قدر زیادہ ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں، (یعنی تقریبا ایک ہاتھ بڑی ہو)۔

مسئلہ:......ازار سر سے پاؤں تک لمبی ہو، (یعنی لفافہ سے تقریبا ایک ہاتھ چھوٹی)۔

مسئلہ:...... کفنی، قمیص یا کرتہ گلے سے پاؤں تک ہو، اور یہ آگے اور پیچھے دونوں طرف برابر ہو، (اور عوام میں جو رواج ہے کہ پیچھے کم رکھتے ہیں یہ غلط ہے)۔

مسئلہ:...... کفنی (کرتہ) میں گریبان اور کلی اور چاک اور آستین نہ لگاویں، کیونکہ زندہ آدمی یہ اس لئے کرتا ہے کہ چلنے وغیرہ میں آسانی ہوتی ہے، اور مردہ اس سے بے نیاز ہے۔

مسئلہ:......ان تینوں کپڑوں کی مرد وعورت کے لئے ایک ہی حد ہے، البتہ مرد وعورت کی کفنی (کرتہ) میں اس قدر فرق ہے کہ مرد کی کفنی مونڈھے پر سے چیریں اور عورت کے لئے سینہ کی طرف سے۔

مسئلہ:......عورت کے لئے اوڑھنی (سربند) تین ہاتھ (ڈیڑھ گز) ہونی چاہئے۔

مسئلہ:......سینہ بند چھاتیوں (زیربغل) سے لے کر رانوں یعنی گھٹنوں تک چوڑا ہو، اور اتنا لمبا ہو کہ بندھ جائے، سینہ بند اگر چھاتیوں سے لے کر ناف تک ہو تب بھی درست ہے، لیکن رانوں (گھٹنوں) تک ہونا زیادہ بہتر اور اولی ہے تا کہ چلتے وقت کفن رانوں سے اڑے نہیں۔

مسئلہ:......قریب البلوغ لڑکے کا حکم کفن میں مثل بالغ کے ہے، اور قریب البلوغ لڑکی کا حکم مثل بالغہ عورت کے ہے۔ اور قریب البلوغ لڑکا یا لڑکی سے مراد وہ ہے جو حد شہوت کو پہنچ گیا ہو۔

مسئلہ:...... جو لڑکا حد شہوت نہ پہنچا ہو اس کا کفن ایک کپڑا ہونا جائز ہے، اور دو کپڑے دیئے جائیں تو اچھا ہے۔

مسئلہ:...... چھوٹی لڑکی ہو تو دو کپڑے ادنی درجہ ہے۔

مسئلہ:...... احسن یہ ہے کہ چھوٹا لڑکا ہو یا چھوٹی لڑکی دونوں کو پورا کفن دیا جائے، اگر چہ بچہ

کتنا ہی چھوٹا ہو۔

مسئلہ:......مردہ بچہ یا جس کی خلقت پوری نہ ہوئی ہو اور حمل گر جائے اس کو کفن مسنون نہ دیا جائے، بلکہ معمولی طور پر نہلا کر ایک کپڑے میں لپیٹ کر بغیر غسل مسنون و نماز کے دفن کر دیا جائے، کیونکہ اس کے لئے حرمت کاملہ نہیں ہے، جیسا کہ کسی انسان کا کوئی عضو گرا پڑا ملے تو اس کو بھی ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دینا چاہئے۔

مسئلہ:......خنثیٰ مشکل کو احتیاطاً وہی کفن دیا جائے جو عورت کو دیا جاتا ہے، اس لئے کہ اس میں مرد یا عورت ہونے کا احتمال ہے، اور مرد ہونے کے احتمال کی صورت میں کفن میں زیادتی مضر نہیں ہے، لیکن اس کو ریشم اور زعفرانی رنگے ہوئے کپڑوں سے اجتناب کریں، کیونکہ یہ کفن مردوں کے لئے ناجائز ہے، اور خاص عورتوں کے لئے جائز ہے، اور خنثیٰ میں مرد ہونے کا احتمال ہے، اس لئے احتیاط ضروری ہے۔

مسئلہ:......مرد کے لئے تین کپڑوں سے زیادہ کرنے میں پانچ کپڑوں تک مضائقہ نہیں، اور مکروہ نہیں، اور بعض کے نزدیک مکروہ ہے۔

مسئلہ:......اگر کسی نے وصیت کی کہ اس کو چار یا پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے تو یہ جائز ہے، لیکن اگر یہ وصیت کی کہ اس کو دو کپڑوں میں کفن دیا جائے تو یہ وصیت جاری نہ ہوگی بلکہ اس کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے۔

مسئلہ:......اگر کسی نے یہ وصیت کی کہ اس کو ہزار روپے کا (یعنی بہت قیمتی) کفن دیا جائے تو یہ وصیت بھی جاری نہ ہوگی، بلکہ اس کو متوسط درجہ کا کفن دیا جائے گا۔

مسئلہ:......کفن اچھا ہونا چاہئے، مرد کے لئے ایسے کپڑے کا جیسا کہ وہ اپنی زندگی میں جمعہ اور عیدین میں پہن کر نکلتا تھا، اور عورت کے لئے ایسا جیسا وہ کپڑے پہن کر اپنے والدین

کے گھر جایا کرتی تھی (یعنی اس کی قیمت کا اندازہ ہونا چاہئے) یہ مراد نہیں کہ بہت قیمت کا ہو۔

مسئلہ:......بہتر ہے کہ کفن کے کپڑے روئی' سوتی کے ہوں، اور سفید ہوں، اور پرانا اور نیا برابر ہے، مگر پرانا ہو تو دھلا ہوا ہو، کیونکہ کفن صاف ستھرا اور پاکیزہ ہونا پسندیدہ ہے۔

نوٹ:......حضرت ابن المبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے نزدیک پسندیدہ یہ ہے کہ جن کپڑوں میں وہ نماز پڑھتا تھا ان میں کفن دیا جائے، (یعنی اس رنگ اور معیار کے ہوں)۔

مسئلہ:......عورتوں کے لئے ریشمی کپڑے اور زعفران کے رنگے ہوئے کپڑوں کا کفن جائز ہے، لیکن مردوں کے لئے جائز نہیں، (یعنی مکروہ ہے) اس کے علاوہ ہر رنگ اور ہر جنس کا کفن جائز ہے۔

نوٹ:......بعض لوگ کفن میں میت کے سر کے پاس زعفران وغیرہ رکھتے ہیں، یہ جہالت ہے۔

نوٹ:......اصل اس میں یہ ہے کہ: جو کپڑا مرد یا عورت کو زندگی میں پہننا درست و جائز ہے اس کا کفن دینا بھی درست و جائز ہے، اور زندگی میں جس کپڑے کا پہننا جائز نہیں اس کا کفن دینا بھی جائز نہیں۔

مسئلہ:......اگر میت کا کوئی مال ہو تو کفن اس کے مال سے دیا جائے، اور مقدار سنت تک کفن اس کے ترکہ میں سے دینے کو قرض اور وصیت پر مقدم کیا جائے۔

مسئلہ:......اگر میت کا مال بہت ہو اور وارث کم ہوں تو کفن سنت دینا اولی ہے، اور اگر مال کم ہو اور وارث زیادہ ہوں تو کفن کفایت اولی ہے۔

مسئلہ:......اگر وارثوں میں اختلاف ہو، بعض کہیں کہ دو کپڑوں میں کفن دیا جائے اور بعض

کہیں کہ تین کپڑوں میں دیا جائے تو تین کپڑوں کا کفن دینا چاہئے، اس لئے کہ وہ سنت ہے۔

مسئلہ:......جس مردے کا کچھ مال نہ ہوتو اس کا کفن اس پر واجب ہے جس پر اس کا نفقہ واجب ہے۔

مسئلہ:......اگر کوئی ایسا شخص نہ ہو جس پر میت کا نفقہ واجب تھا تو اس کو کفن بیت المال سے دیا جائے، اگر بیت المال بھی نہ ہو تو اس کو کفن دینا مسلمانوں پر واجب ہے۔

مسئلہ:......اگر کفن کا کوئی انتظام نہ ہو تو میت کو نہلا کر گھاس میں لپیٹ کر دفن کر دیں۔

مسئلہ:......اگر کسی کو کفن دے کر دفن کیا گیا اور اس کا کفن چوری ہو گیا تو اگر وہ تازہ دفن ہوا ہے، یعنی اس کی لاش ابھی تازہ ہے اور پھٹی نہیں ہے تو اس میت کے مال سے اس کو دوبارہ کفن مسنون دیں، اور اگر پھر چوری ہو جائے تو پھر کفن دیں، اور جب تک وہ مردہ پھٹے نہیں جتنی دفعہ بھی کفن چوری ہو جائے دیتے رہیں۔

مسئلہ:......اگر میت کا مال وارثوں میں تقسیم ہو گیا ہے تو کفن کی مقدار ان کے حصہ کے مطابق ان سے واپس لیا جائے۔

مسئلہ:......اگر لاش پھٹ چکی ہو تو کفن مسنون کی ضرورت نہیں، ایک کپڑے میں لپیٹ دینا کافی ہے۔

مسئلہ:......مردہ کو سرمہ لگانا ناجائز ہے۔ (امداد الفتاوی جدید مطول حاشیہ ص ۳۱۶ ج ۳)

(۱)......الکفن أنواع ثلاثة : کفن ضرورة، کفن کفایة، وکفن سنة، أما کفن الضرورة أن یکفن فیما یوجد، وأما کفن الکفایة کما قال فی الکتاب : أدنی ما تکفن به المرأة فی ثلاثة اثواب ثوبان وخمار، وأدنی ما یکفن به الرجل ازار ولفافة۔

(۲)......وأما كفن السنة للرجال قيل : انه ازارورداء و قميص ، وللنساء خمسة : لفافة وازار ودرع وخمار وخرقة ، تربط بها فوق الاكفان عند الصدر فوق الثديين والبطن ، لئلا ينتشر عنها الكفن اذا حملت على السرير ، وعن زفر أنه قال : تربط الخرقة على فخذيها كيلا تضطرب اذا حملت على السرير ، والاولى أن تكون الخرقة بحيث تصل الى الموضعين لتكون أستر لها ، وفى الكافى : وكره لها الاقتصار على ثوبين وله على ثوب الا عند الضرورة ، وفى الظهيرية : فان كان بالمال كثرة وبالورثة قلة فكفن السنة أولى ، وان كان على العكس فكفن الكفاية أولى۔

(۳)......ويكفن الرجل كفن مثله ، وتفسير ذلک أن ينظر الى ثيابه فى حياته حالة الخروج الى الجمعة والعيدين ، والمرأة ما ذا تلبس اذا خرجت الى زيارة أبويها ، أو اذا زارها أبوها ماذا تلبس و تقعد بين يديه ، وقال الفقيه ابوجعفر : كفن المثل أن ينظر الى ما يلبسه الانسان فى الغالب فيكون مثل ذلک الثوب كفنا له .....تكفين الرجل زيادة على ثلاثة أثواب الى خمسة أثواب التى هى كفن النساء ليس بمكروه ولا بأس به۔

(۴)......يبسط للرجل اللفافة وهى تستر من القرن الى القدم ، ثم يبسط عليها ازار وهو من القرن الى القدم أيضا ، ثم يوضع على الازار الميت وبعد ما وضع على الازار يقمص ، وفى شرح الطحاوى : والقميص من المنكبين الى القدمين ، أولا يعطف عليه القميص ان كان ، ثم الازار ، ثم يعطف عليه الرداء أولا يعطف من قبل اليسار ، ثم يعطف عليه من جانب الأيمن ، وفى الحجة : يبسط الثوب الأول على بساط ، ثم يذر عليه الطيب ، ثم يبسط عليه الثوب الثانى ويجعل عليه الطيب ، ثم

الثالث كذلك ، وكلهن يبسط على الطول ' ثم يجعل على الآخر الذريرة۔
(۵)......و يوضع الحنوط في رأسه ولحيته وسائر جسده ، وفي السغناقي : الحنوط عطر مركب من اشياء طيبة ، وفي المنتقى : لا بأس بأن يجعل شيء من المسك في الحنوط ، ويوضع الكافور على مساجده ' يريد به جبهته و أنفه و ركبتيه و قدميه ، وفي القدوري : ولا باس بسائر الطيب غير الزعفران وغير الورس في حق الرجل۔
(٦)......و أما المرأة تبسط لها اللفافة والازار على نحو ما بينا للرجل ، ثم توضع على الازار و تلبس الدرع ' ويجعل شعرها ضفيرتين على صدرها فوق الدرع ، وقال الشافعي : خلف ظهرها اعتبار بحالة الحياة ، ثم يجعل الخمار فوق ذلك ، ثم تعطف اللفافة كما بينا في الرجل ، ثم الخرقة بعد ذلك تربط فوق الاكفان فوق الثديين ، وفي الهداية : وان خافوا ان ينتشر الكفن عنه عقدوه صيانة عن الكشف۔
(۷)......و الغلام المراهق ' والجارية المراهقة بمنزلة البالغ ' وان كان لم يراهق كفن في خرقتين : ازار و رداء ، وان كفن في ازار واحد اجزاه ، وفي الخانية : والطفل الذى لم يبلغ حد الشهوة فالاحسن ان يكفن فيما يكفن البالغ ، وان لفف في ثوب واحد جاز ، وفي الينابيع : وأدنى ما يكفن فيه الصبي والصغير الثوب الواحد ، والصغيرة ثوبان۔
(۸)......وأما السقط فانه يلف في خرقة ، قال القدوري في كتابه : والمحرم وغير المحرم في ذلك سواء ، يريد به أنه يطيب و يغطي وجهه ورأسه ، والكفن الخلق والجديد سواء...وأحب الاكفان الثياب البيض ، وفي المنتقى : ابراهيم عن محمد : يكفن الميت بما يجوز له لبسه في حال حياته ، وفي الهداية : ويجمر الاكفان قبل ان يدرج فيها وترا ، وفي شرح الطحاوي : يعني مرة ' أو ثلاثا أو خمسا ' ولا يزيد

على هذا۔

(تاتارخانیہ۲۵/تا:۳۰ج۳، الفصل الثابى والثلاثون فى الجنائز ، كتاب الصلوة، رقم :۳۶۴۷/ ۳۶۴۸/۳۶۵۰/۳۶۵۱/۳۶۵۲/۳۶۵۳/۳۶۵۴/۳۶۵۵/۳۶۵۶)

(۹)......و اذا نبش الميت وهو طرىّ كفن ثانيا من جميع المال ، فان قسم المال فهو على الوارث دون الغرماء ، وأصحاب الوصايا ، وفى الولوالجية : أجبر القاضى الورثة على ان يكفنوه من الميراث ، لان الكفن مقدم على الميراث ويؤخذ منهم على قدر مواريثهم۔

(تاتارخانیہ۳۲ج۳، الفصل الثانى والثلاثون فى الجنائز ، كتاب الصلوة، رقم :۳۶۶۳)

(۱۰)......(ويسن فى الكفن له ازار و قميص و لفافة ، وتكره العمامة) للميت فى (الاصح) ... ولا بأس بالزيادة على الثلاثة ، ويحسن الكفن۔

(۱۱)......(وان لم يكن ثمة من تجب عليه نفقته ففى بيت المال ، فان لم) بيت المال معمورا اور منتظما (فعلى المسلمين تكفينه) فان لم يقدروا سالوا الناس له ثوبا، وفى الشامية : قوله (فعلى المسلمين) اى العالمين به وهو فرض كفاية ياثم بتركه جميع من علم به۔

(شامی۸۴تا۱۰۱ج۳، باب صلوة الجنازة ، كتاب الصلوة ، ط : مكتبة دار الباز ، مكة المكرمة)

کفن کا سینا اور ''فتاوی محمودیہ'' کا تفرد

نوٹ:......بعض فتاوی میں ہے کہ: کفن کو تہہ کر کے لانا اور مشین سے سینا درست ہے۔

(فتاوی محمودیہ ص۵۱۴ج۸، ط: جامعہ فاروقیہ، کراچی)

قمیص کو سی کر پہنانا بہتر ہے، کیونکہ قمیص کا اطلاق اس کفنی یا پیرہن پر نہیں ہوتا جو صرف

گلا پھاڑ کر میت کے نیچے اوپر ڈال دیا جاتا ہے۔

(کفایت المفتی ص ۳۲۶ ج ۵، ط: جامعہ فاروقیہ، کراچی)

دیگر اکابر کی یہ رائے نہیں، اور اسی پر اس وقت عمل ہے۔ سلے ہوئے کپڑے کفن میں استعمال کرنا خلاف سنت ہے۔ (مستفاد: آپ کے مسائل اور ان کا حل جدید ص ۲۹۶ ج ۴)

بعض جگہ میت کو کفنانے کے وقت مرد یا عورت پائجامہ اور ٹوپی پہناتے ہیں، یہ ناجائز ہے۔ (احکام میت ص ۱۸۰، ط: توصیف پبلی کیشنز، لاہور)

سوال: ......مردہ کو مرد ہو یا عورت پائجامہ وٹوپی تاگے سے سی کر کفنانے کے وقت پہناتے ہیں، یہ کیسا ہے؟

الجواب: ......سوال سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پائجامہ اور ٹوپی کفن مسنون سے علیحدہ دیا جاتا ہے، تو یہ بالکل فضول ہے اور ناجائز ہے، ٹوپی اور پائجامہ کفن میں داخل نہیں ہیں، اور نہ ثابت ہیں۔... پائجامہ اور ٹوپی کفن میں نہیں ہیں، مردہ کو نہ پہنائے جاویں، اور کچے تاگے اور پکے تاگے سے سینا برابر ہے، کسی تاگہ سے بھی نہ سیا جائے، تہبند بغیر سلا ہوا دیا جاوے۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند ص ۱۹۱ ج ۵، ط: دار الاشاعت، کراچی)

عام حالات میں زندہ لوگوں کی طرح سلا ہوا پائجامہ یا کرتا کفن میں استعمال کرنا بھی خلاف سنت ہے، ہاں اگر کوئی کپڑا میسر نہ ہو تو جو کپڑا ابھی بدن کو ڈھانپ لے اسے کفن میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ (کتاب النوازل ص ۹۳ ج ۶)

(۱)......والقميص من أصل العنق الى القدمين بلا دخريص و كمين.....

والدخريص : الشق الذى يفعل فى قميص الحيّ ليتسع للمشى۔

(شامی ص ۹۵ ج ۳، مطلب فى الكفن ، باب صلوة الجنازة ، كتاب الصلوة، ط : مكتبة دار الباز)

(۲)......والقميص من المنكب الى القدم بلا دخاريص۔

(البحر الرائق ۳۰۷ ج ۲، باب الجنازة ، كتاب الصلوة ، ط : دار الكتب العلمية ، بيروت)

(۳)......والقميص من أصل العنق الى القدم بلا جيب ودخريص وكمين۔

(عالمگیری ص ۱۶۷ ج ۱، باب فى الجنازة ، كتاب الصلوة ، ط : دار الكتب العلمية ، بيروت)

اکابر کے چند فتاوی

کوئی مردہ بلا کفن دفن کر دیا جائے تو؟

مسئلہ:......کوئی مردہ بلا کفن دفن کر دیا جائے تو اس کی قبر کو کھودا نہیں جائے گا، قبر پر ہی نماز جنازہ پڑھ لی جائے۔ (مستفاد: امداد الفتاوی جدید مطول حاشیہ ص ۳۲۲ ج ۳)

(۱)......ولا يخرج منه بعد اهالة التراب الا لحق آدمى ، وفى الشامية : احتراز عن حق الله تعالى كما اذا دفن بلا غسل أو صلوة أو وضع على غير يمينه أو الى غير القبلة ، فانه ينبش عليه بعد اهالة التراب۔

(شامی ص ۱۴۵ ج ۳، باب صلوة الجنازة ، كتاب الصلوة ، ط : مكتبة دار الباز ، مكة المكرمة)

نجاست سے کفن خراب ہو جائے تو دھونے کا حکم

مسئلہ:......غسل دینے اور کفن پہنانے کے بعد کوئی نجاست نکلے اور کفن ملوث (اور خراب) ہو جائے تو کفن کو دھونا یا دوبارہ کفن بدلنا ضروری نہیں۔

(مستفاد: فتاوی دار العلوم زکریا ص ۴۸۷ ج ۲، ط: مکتبہ اشرفیہ، دیوبند)

حالت احرام میں مرنے والے کے لئے کفن کا حکم

مسئلہ:......امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اگر کوئی حالت احرام میں انتقال کر جائے تو اس

کو بھی عام لوگوں کی طرح کفن دیا جائے گا۔(مستفاد: قاموس الفقہ ص۵۶۶ ج۴، مادہ: کفن)

(۱)......ثم المحرم يكفن كما يكفن الحلال عندنا ، أى تغطى رأسه و وجهه ويطيب

(بدائع الصنائع ص۳۲۹ ج۲، فصل فى كيفية التكفين ، ط : دار الكتب العلمية ، بيروت)

(۲)......عن نافع : أنّ عبد الله بن عمر رضى الله عنهما كفّن ابنه واقد بن عبد الله ومات بالجُحُفة مُحرِما ، وقال : لولا أنّا حُرُمٌ لطيّبناه و خمّر رأسه و وجهه۔

ترجمہ:......حضرت نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے صاحبزادے حضرت واقد بن عبداللہ کا کفن دیا جو حالت احرام میں مقام جحفہ میں انتقال کر گئے تھے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر ہم احرام میں نہ ہوتے تو اسے خوشبو لگاتے، پھر آپ نے اس کا سر اور چہرہ ڈھانپ دیا۔

(مؤطا امام مالک (مترجم وشرح) ص۵۴۸ ج۱، باب تخمير المحرم وجهه ، كتاب الحج والعمرة رقم الحديث: ۹۷۵)

اجنبی مرد کا عورت کو کفن پہنانا جائز نہیں

مسئلہ:......اجنبی مرد کا عورت کو کفن پہنانا جائز نہیں۔

(مستفاد: امداد الفتاوی جدید مطول حاشیہ ص۳۱۶ ج۳)

(۱)......ولا يحل للرجال غسل النساء ' ولا للنساء غسل الرجال الأجانب بعد الوفاة۔(المحیط البرہانی ص۴۵ ج۳، فصل فى الجنازة ، كتاب الصلوة ، رقم :۲۳۷۶)

شوہر کا اپنی بیوی کو نہلانا اور کفنانا

مسئلہ:......شوہر کو اپنی مرحومہ بیوی کو نہلانا اور کفنانا درست نہیں، اور اگر مرحومہ کا کوئی محرم شرعی نہ ہو تو شوہر کا قبر میں اتارنا جائز ہے، اور تابوت میں کندھا دینا ہر حال میں جائز ہے،

ہاں مردہ عورت کو دیکھنا اور کپڑے کے اوپر سے ہاتھ لگانا بھی درست ہے۔

(مرغوب الفتاوی ص ۱۴۸ ج ۳)

(۱)......ويمنع زوجها من غسلها ومسها لا من النظر اليها على الاصح۔

(درمختار ص ۹۰ ج ۳، فصل في الجنازة، كتاب الصلوة، ط: مكتبة دار الباز، مكة المكرمة)

کفن پر زمزم کا پانی چھڑکنا

مسئلہ:......کفن پر آب زمزم برکت کے لئے چھڑکنا جائز ہے۔

(مستفاد: فتاوی محمودیہ ص ۵۲۱ ج ۸، ط: جامعہ فاروقیہ، کراچی)

(۱)......لو وضع شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم أوعصاه أوسوطه على قبر عاص، لنجا ذلك العاصي ببركات تلك الذخيرة من العذاب، ومن هذا القبيل ماء زمزم والكفن المبلول به و بطانة أستار الكعبة والتكفن بها جائز۔

(تفسیر روح البیان ۵۵۹ ج ۳)

(۲)......ثم يمسح به (أي بماء زمزم) وجهه ورأسه، ويصب على رأسه قليلا منه ان تيسر له ذلك، والتوضؤ بماء زمزم والاغتسال به جائز۔

(مناسک ملا علی قاری ص ۶۳۰، كتاب ادعية الحج والعمرة، الدعاء عند شرب ماء زمزم، ط: ادارة القرآن، کراچی)

کفن میں کعبہ شریف کے غلاف کا ٹکڑا رکھنا

مسئلہ:......کفن میں کعبہ شریف کے غلاف کا ٹکڑا رکھنا جائز ہے، اور موجب برکت ہے، بہتر ہے کہ اس پر کلمہ شریف یا قرآن کریم کی آیت لکھی ہوئی نہ ہو۔

(مستفاد: فتاوی دار العلوم دیوبند مکمل ص ۱۸۷ ج ۵، ط: دار الاشاعت، کراچی)

مسئلہ:......کعبہ شریف کا غلاف اگر خالص ریشم کا ہو تو مرد کو اسمیں کفنانا بہرحال ناجائز ہے۔

(مستفاد: احکام میت ص۴۴، کفن کا بیان، ط: توصیف پبلی کیشنز، لاہور)

(۱)......وفی حق النساء بالحرير والابريسم والمعصفر والمزعفر ويكره للرجال ذلک۔

(عالمگیری ص۱۷۶ج۱، باب فی الجنازة ، كتاب الصلوة ، ط : دار الكتب العلمية ، بيروت)

مسئلہ:......کفن کے مسنون کپڑوں میں کسی بزرگ' اللہ والے کی کوئی چادر وغیرہ بطور تبرک شامل کرنا جائز ہے، لیکن اس میں غلو نہ ہو، اور اس تبرک کے بھروسہ پر عمل میں غفلت نہ ہونے پائے۔ (مستفاد: مسائل میت ص۵۶، ط: لاہور)

زندگی میں کفن خرید کر محفوظ رکھنا

مسئلہ:......زندگی میں کفن خرید کر محفوظ رکھ لینا جائز و درست ہے۔

(مستفاد: فتاوی محمودیہ ص۵۲۸ ج۸، ط: جامعہ فاروقیہ، کراچی۔ فتاوی دارالعلوم دیوبند مکمل ص۱۸۳ ج۵، ط: دارالشاعت، کراچی)

(۱)......عن سهل رضی الله عنه : أن امرأة جاء ت النبی صلی الله علیه وسلم بِبُرُدة مَنُسُوجةٍ فيها حاشِيَتُها ، أتدرون ما البردة ؟ قالوا : الشملة ، قال : نعم ، قالت نَسَجُتُها بيدى فجئتُ لأكُسُوَكها ' فأخذها النبی صلی الله علیه وسلم محتاجا اليها ' فخرج الينا وانها ازارة ' فحسّنَها فلان فقال : أكُسُنِيها ما أحسنها ، قال القوم : ما أحسَنُتَ ' لبِسها النبی صلی الله علیه وسلم محتاجا اليها ' ثم سألتَه وعلِمُتَ أنه لا يردُّ ' قال : انّی واللّه ما سألته لالبسها ' انما سألته لتكون كفنی ' قال سهل : فكانت كفنه۔

ترجمہ:......حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک عورت (صحابیہ رضی اللہ عنہا) رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چادر لے کر آئیں جس کے کناروں پر بُنائی کی ہوئی تھی، کیا تم جانتے ہو کہ بردہ کیا چیز ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: وہ چادر ہے، انہوں نے کہا: ہاں، اس عورت (صحابیہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: میں نے اس چادر کو اپنے ہاتھ سے بُنا ہے تاکہ میں یہ آپ ﷺ کو پہناؤں، نبی کریم ﷺ نے یہ چادر لے لی، اس وقت آپ ﷺ کو اس کی ضرورت بھی تھی، آپ ﷺ ہمارے پاس وہ چادر پہن کر تشریف لائے، فلاں صاحب نے اس کی تعریف کی، پس کہنے لگے: یہ کتنی اچھی چادر ہے، آپ ﷺ یہ مجھے پہنا دیں، صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان سے کہا: یہ آپ نے اچھا نہیں کیا، اس چادر کو نبی کریم ﷺ نے پہنا تھا اور اس وقت آپ ﷺ کو اس کی ضرورت تھی، پھر آپ نے اس کو مانگ لیا، اور آپ کو معلوم ہے کہ آپ ﷺ سوال کو مسترد نہیں فرماتے، انہوں نے کہا: اللہ تعالی کی قسم! میں نے پہننے کے لئے اس چادر کا سوال نہیں کیا، میں نے اس لئے سوال کیا ہے تاکہ یہ میرا کفن ہو جائے، حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس یہ چادر ان کا کفن بنی۔

(بخاری، باب من استعدّ الکفن فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یُنکر علیہ، کتاب الجنائز،
رقم الحدیث:۱۲۷۷)

(۲)......عن الزهری، أن سعد بن أبی وقاص لمّا حضره الموت دعا بخلق جبة صوف، فقال: كفِّنونی فیها، فانی لقیت فیها المشركین یوم بدر، وأنا انما كنت اخبئها لهذا۔

ترجمہ:......حضرت زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ

عنہ کی جب وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنا پرانا صوف کا جبہ منگوایا، اور فرمایا: مجھے اس میں کفن دینا، اس لئے کہ میں اسی جبہ کے ساتھ بدر کے دن مشرکین سے ملا ہوں (یعنی جنگ بدر میں یہ جبہ میرے جسم پر تھا) اور میں نے اسی وقت کے لئے اس کو تیار رکھا تھا۔ (مجمع الزوائد ص۹۳ ج۳، باب ما جاء فی الکفن ، کتاب الجنائز ، رقم الحدیث:۴۱۰۱)

غیر مسلم کی رقم سے کفن کا حکم

مسئلہ:...... اگر مسلمان میت کا کوئی وارث نہیں اور اس کے کفن دفن کے لئے کسی غیر مسلم نے رقم دی تو اس رقم کا میت کے کفن دفن میں خرچ کرنا شرعا درست ہے، مگر مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنی طرف سے اس کا انتظام کریں، غیر مسلم سے نہ مانگیں۔

(مستفاد: فتاوی محمودیہ ص۵۲۹ ج۸، ط: جامعہ فاروقیہ، کراچی)

مسلمان اور غیر مسلم دونوں کی لاشیں ملیں تو کفن کا حکم

مسئلہ:...... اگر مسلمان اور غیر مسلم دونوں کی کسی حادثہ میں لاشیں ملیں تو دونوں کو ایک ساتھ رکھ کر غسل وکفن دیا جائے۔ (مستفاد: فتاوی محمودیہ ص۵۲۹ ج۸، ط: جامعہ فاروقیہ، کراچی)

بچہ نے سانس لیا ہو تو اس کو کفن دینا ضروری ہے

مسئلہ:...... کسی بچہ نے ولادت کے بعد سانس لیا ہو، پھر اس کی موت ہوئی ہو تو اس کو غسل دینا، کفن پہنانا، نام رکھنا، نماز جنازہ پڑھنا سب ضروری ہیں۔

(مستفاد: فتاوی عثمانی ص۵۸۵ ج۱)

موضوع سے متعلق چند احادیث وآثار

عمدہ اور اچھا کفن پہنائے

(۱)......جابر بن عبد الله يُحدِّث أنّ النبی صلی الله علیه وسلم خطب یوما ، فذکر رجلا من أصحابه ، قُبِضَ فکُفِّن فی کفن غیر طائلٍ ، وقُبر لیلا ، فزجر النبی صلی الله علیه وسلم أن یُقبر الرجل باللیل حتّی یصلی علیه ، الا أن یُضطَرَّ انسانٌ الی ذلک ، وقال النبی صلی الله علیه وسلم : اذا کَفَّن أحدُکم أخاه فَلْیُحسِنْ کفنَه۔

ترجمہ:......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا اور اپنے ایک صحابی کا ذکر کیا جن کو انتقال کے بعد چھوٹے سے کپڑے (جو نہ عمدہ تھا اور نہ پورے ستر کو چھپاتا تھا) میں کفن دیا گیا، اور وہ رات میں دفن کئے گئے، نبی کریم ﷺ نے رات کے دفن کرنے پر زجر (اور تنبیہ) فرمائی یہاں تک کہ ان پر نماز پڑھی جائے، (آپ ﷺ کو ان کی نماز جنازہ پڑھنے کا موقع نہیں ملا ہوگا) ہاں کوئی مجبوری ہو تو اس کی اجازت ہے، اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن پہنائے تو اچھا کفن پہنائے۔

(مسلم، باب فی تحسین الکفن ، کتاب الجنائز ، رقم الحدیث:۹۴۳)

(۲)......رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول : اذا تُوُفِّیَ أحدُکم فوجد شیئا فَلْیُکَفِّنْ فی ثوب حِبَرَةٍ۔

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم لوگوں میں سے کسی کا انتقال ہو جائے اور اس کے ورثاء مالدار ہوں تو ان کو چاہئے کہ حبرہ (یمن کی تیار کردہ چادر) کا کفن دیں۔

(ابوداؤد، باب فی الکفن ، کتاب الجنائز ، رقم الحدیث:۳۱۵۰)

(۳)......رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : خير الكفن الحُلَّة ، وخير الاُضحية الكَبُش الأقرن۔

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین کفن حلہ (یعنی جوڑا: ازار و چادر) ہے، اور بہترین قربانی (کا جانور) سینگ والا مینڈھا ہے۔

(ابوداؤد، باب فی الکفن ، کتاب الجنائز ، رقم الحدیث:۳۱۵۶۔ابن ماجہ، باب ما جاء فیما یستحب من الکفن ، کتاب الجنائز ، رقم الحدیث:۱۴۷۳)

(۴)......عن أبی هريرة قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : حسنوا أكفان موتاكم ، فانهم (يتباهون) يتزاورون فی قبورهم۔

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مردوں کو اچھا کفن دو، اس لئے کہ وہ ایک دوسرے پر فخر کرتے ہیں اور اپنی قبروں میں ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں۔

(اللالی المصنوعة ص۳۶۶ ج ۲۔ کنز العمال ص۲۴۵ ج ۱۵، قسم الاقوال ، الفصل الثالث فی التکفین ، الاکمال ، ط : مکة المکرمة ، رقم الحدیث:۴۲۲۵۳۔شعب الایمان بیہقی ص۱۰ ج ۷، الرابع و الستون من شعب الایمان ، باب فی الصلوة علی من مات ، رقم الحدیث:۹۲۶۸)

تکفین میں اسراف

(۵)......عن ابی طالب كرم الله وجهه قال : لا تُغَالی فی كفن ، فانِّی سمعت رسول الله يقول : لا تُغالوا فی الكفن فانه يُسْلَبُه سلبًا سريعًا۔

(ابوداؤد، باب کراهیة المغلاة فی الکفن ، کتاب الجنائز ، رقم الحدیث:۳۱۵۴)

ترجمہ:......حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ: قیمتی (اور بہت مہنگا) کفن اختیار مت

کرو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: تم لوگ بیش قیمت کفن مت اختیار کرو، اس لئے کہ وہ بہت جلد خراب ہو جانے والا ہے۔

نئے کپڑے کا زندہ‘ مردہ سے زیادہ مستحق ہے

(۶)......عن مالک عن یحی بن سعید انه قال : بلغنی ان ابا بکر الصدیق رضی الله عنه قال لعائشة رضی الله عنها وهو مریض : فی کم کُفّن رسول الله صلی الله علیه وسلم ؟ فقالت : فی ثلا ثة أثواب : بیضٍ سُحُولِیَّةٍ ، فقال ابو بکر : خذوا هذا الثوب (لثوب علیه قد أصابه مِشْقٌ أو زعفران) فاغسلوه ثم کَفِّنُونی فیه ‘ مع ثوبین آخرین فقالت عائشة : وما هذا ؟ فقال ابو بکر : الحی أحوج الی الجدید من المیت ‘ وانّما هذا لِلمُهْلَة۔

(مؤطا امام مالک (مترجم) ص۴۰۸ ج۱، باب ما جاء فی کفن المیت ، کتاب الجنائز ، رقم الحدیث: ۶۲۶۔ اوجز ص۴۱۶ ج۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۶۵ ج۷، ما قالوا فی کم یکفّن المیت ، رقم الحدیث:۱۱۱۶۱۔ بخاری، باب موت یوم الاثنین ، کتاب الجنائز ، رقم الحدیث:۱۳۸۷)

ترجمہ:......حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: حضرت یحیٰ بن سعید رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: مجھے یہ خبر پہنچی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اپنی بیماری میں فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ کی تکفین کتنے کپڑوں میں ہوئی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ: تین سحولی سفید کپڑوں میں، اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کپڑے لے لو جو وہ پہنے ہوئے تھے، اور ان پر گرد یا زعفران لگا ہوا تھا، انہیں دھولو اور ان میں اور دو مزید کپڑوں میں مجھے کفن دے دینا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ: یہ کیا بات ہوئی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: نئے کپڑوں کا زندہ‘ مردہ سے

زیادہ مستحق ہے، اور مردے کا کفن تو خون اور پیپ کے لئے ہے۔

سفید کپڑوں میں مردوں کو کفن دو

(۷)......قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : البِسوا من ثِيابكُمُ البَياض فانّها من خير ثيابكم و كَفِّنوا فيها موتاكم۔وفى رواية النسائى : فانها أطهر وأطيب۔

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے کپڑوں میں سفید کپڑے پہنو، کیونکہ سفید کپڑا تمہارے کپڑوں میں سب سے بہتر ہے، اور اس میں اپنے مردوں کو کفن دو۔اور نسائی کی روایت میں ہے: سفید کپڑے پاکیزہ ترین اور بہت طیب ہیں۔

(ترمذی، باب ما يستحب من الاكفان ، كتاب الجنائز ، رقم الحديث:۹۹۴۔نسائی، أىّ الكفن خير كتاب الجنائز ، رقم الحديث:۱۸۹۷۔ابن ماجہ، باب ما جاء فيما يستحب من الكفن ، كتاب الجنائز ، رقم الحديث:۱۴۷۲)

میت کو دھونی دو تو تین بار دھونی دو

(۸)......عن جابر قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اذا أجْمَرْتُم الميتَ فأجْمِروه ثلاثا۔

ترجمہ:......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میت کو دھونی دو تو تین بار دھونی دو۔

(مسند احمد ص ۴۱۱ ج ۲۲، ترجمة جابر بن عبد الله رضى الله عنه ، رقم الحديث:۱۴۵۴۰)

آپ ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا

(۹)......عن عائشة رضى الله عنها قالت : ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كُفِّن

فی ثلاثة أثواب یمانیةٍ سُحولِیَّةٍ من کُرسُفٍ ، لیس فیھنّ قمیص ولا عِمامة۔

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :رسول اللہ ﷺ کو تین سفید سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا جو یمنی سحولی روئی سے بنے ہوئے تھے، نہ ان میں قمیص تھی نہ عمامہ۔

(بخاری، باب الثیاب البیض للکفن ، کتاب الجنائز ، رقم الحدیث:۱۲۶۴)

(۱۰)......قال عمر رضی اللہ عنہ : یُکَفَّن الرّجل فی ثلاثة أثواب ، لا تَعْتَدُوا ، انّ اللہ لایحب المعتدین۔

ترجمہ:......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: مرد کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے گا اور حد سے تجاوز مت کرو، بیشک اللہ تعالی حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۶۶ ج۷، ما قالوا فی کم یکفن المیت ، کتاب الجنائز ، رقم الحدیث:

۱۱۱۶۴)

دو کپڑوں میں کفن دینا

(۱۱)......عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال : بینما رجل واقف بعرفة اِذْ وقع عن راحلته فَوَقَصَتْه – أو قال : فَأَوْقَصَتْه – قال النبی صلی اللہ علیه وسلم : اغسلوه بماء وسِدر و کَفِّنوه فی ثوبین ، الخ۔

(بخاری، باب الکفن فی ثوبین ، کتاب الجنائز ، رقم الحدیث:۱۲۶۵)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ایک صاحب میدان عرفات میں کھڑے تھے اچانک وہ اپنی اونٹنی سے گر گئے، پس اونٹنی نے ان کو شہید کر دیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ان کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور ان کو دو کپڑوں میں کفن دو۔

کفن ضرورت اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

(۱۲)......خبّابا رضی الله عنه قال : هاجرنا مع النبی صلی الله علیه وسلم نرید وجه الله فوقع اجرنا علی الله ' فمنّا من مضی لم یأخذ من أجره شیئا ، منهم مصعب بن عمیر قُتِل یوم اُحد و ترک نَمِرَةً فکنّا اذا غطَّیْنا بها رأسه بدت رِجْلاه ' و اذا غطَّینا رِجْلَیْه بدت رأسه ' فأمرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم : ان نُغَطِّی رأسه ونجعل علی رجلیه شیئا من اِذْخِرٍ ، ومنّا من أیْنَعت له ثمرتُه فهو یَهدبُها۔

ترجمہ:......حضرت خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہجرت کی ، ہماری نیت صرف اللہ تعالی کی رضا تھی ،سو ہمارا اجر تو اللہ تعالی کے بھروسہ پر ہے،ہم میں سے بعض وہ ہیں جنہوں نے اجر میں سے کچھ بھی حاصل نہیں کیا، ان میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہیں' جو غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے، ان کے ترکہ میں صرف ایک دھاری دار چادر تھی جب ہم اس چادر سے ان کا سر ڈھانپتے تو ان کے پیر کھل جاتے اور جب ہم ان کے پیر ڈھانپتے تو ان کا سر کھل جاتا ، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ حکم دیا کہ: ہم ان کا سر ڈھانپ دیں اور ان کے پیروں پر تھوڑی سی اذخر گھاس رکھ دیں، اور ہم میں سے بعض وہ ہیں جن کے (نیک) اعمال کے پھل پک گئے اور اب وہ ان پھلوں کو کاٹ رہے ہیں۔

(بخاری، باب هجرة النبی صلی الله علیه وسلم وأصحابه الی المدینة ، کتاب مناقب الانصار ، رقم الحدیث:۳۸۹۷)

(۱۳)......عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما : ان رسول الله صلی الله علیه وسلم : کفن حمزة بن عبد المطلب فی نمرة فی ثوب واحد۔

ترجمہ:......حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو ایک دھاری دار اونی چادر میں کفن دیا۔

(ترمذی، باب ما جاء فی کم کفن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، کتاب الجنائز ، رقم الحدیث: ۹۹۷)

تشریح:......نمرۃ: وہ اونی چادر جس میں سیاہ وسفید دھاریاں ہوں۔ معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت ایک کپڑے میں کفن دینا بھی جائز ہے۔ (تحفۃ الالمعی ص ۱۰۴ ج ۳)

(۱۴)......عن ھشام بن عروۃ قال : اِنّ غیر واحد من أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کُفِّن فی ثوب واحد۔

ترجمہ:......حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کے کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک ہی کپڑے میں کفن دیئے گئے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۷۱ ج ۷، ما قالوا فی کم یکفن المیت ، کتاب الجنائز ، رقم الحدیث: ۱۱۱۸۷)

کفن: ایک، تین، پانچ کپڑوں میں سب جائز ہیں

(۱۵)......سُئل جابر بن زید عن المیت کم یکفیہ من الکفن ؟ قال : کان ابن عباس رضی اللہ عنہما یقول : ثوب ، أو ثلا ثۃ أثواب أو خمسۃ أثواب۔

ترجمہ:......حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ: میت کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ایک کپڑے میں، تین کپڑوں میں، پانچ کپڑوں میں (سب جائز ہیں)۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۶۶ ج ۷، ما قالوا فی کم یکفن المیت ، رقم الحدیث: ۱۱۱۶۶)

عورت کا کفن اور اس کو پہنانے کا طریقہ

(۱۶)......أنّ ليلى بنت قانِف الثَّقَفِيَّة قالت : كنتُ فيمن غسّل أُمّ كلثوم ابنةَ رسول الله صلى الله عليه وسلم عند وفاتها ' فكان أوّل ما أعطانا رسول الله صلى الله عليه وسلم الحِقَاء ' ثم الدِّرْع ' ثم الخِمار ' ثم المِلْحَفَة ' ثم أُدْرِجَتْ بعدُ فى الثّوب الآخر، قالت : ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالسٌ عند الباب معه كفنُها ' يُنَاوِلُنَاها ثوباً ثوباً۔

ترجمہ:......حضرت لیلیٰ بنت قانف ثقفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں ان میں سے ہوں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو وفات کے بعد غسل دیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے پہلے ازار، پھر قمیص، پھر سر بند، پھر لفافہ ہمیں عطا فرمایا، پھر ایک اور کپڑے میں ان کو لپیٹا گیا، حضرت لیلیٰ بنت قانف ثقفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ دروازہ کے پاس تشریف فرما تھے اور آپ کے پاس ان کا کفن تھا، اور ترتیب سے ایک ایک کپڑا ہمیں عنایت فرماتے تھے۔

(ابوداؤد، باب فى كفن المرأة ، كتاب الجنائز ، رقم الحديث:۳۱۵۷)

اپنے مردوں کے چہروں پر خوشبو لگاؤ

(۱۷)......عن ابن عباس رضى الله عنهما قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : خمروا وجوه موتاكم ' ولا تشبهوا باليهود۔

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مردوں کے چہروں پر خوشبو لگاؤ، اور یہود کی مشابہت نہ اختیار کرو۔

(مجمع الزوائد ص۹۲ ج۳، باب ما جاء فى الكفن ، كتاب الجنائز ، رقم الحديث:۴۰۹۷)

میت کے سجدوں کی جگہ پر کافور لگائی جائے

(۱۸)......عن ابن مسعود رضی الله عنه قال : یوضع الکافور علی موضع سجود المیت۔

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میت کے سجدوں کی جگہ پر کافور (خوشبو) لگائی جائے گی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۵۷ ج ۷، فی الحنوط کیف یُصنع به و أین یُجعل ، کتاب الجنائز ، رقم الحدیث:۱۱۱۳۳)

....

آب زمزم سے کفن کے کپڑے کو تر کرنا

راقم الحروف نے اپنے رسالہ ''آب زمزم'' میں اس موضوع پر لکھا تھا، اسی کو من وعن نقل کرتا ہوں:

آب زمزم کے فضائل احادیث میں بکثرت آئے ہیں۔ان واردشدہ فضائل کی بنا پر بعض حجاج کفن کو زمزم کے پانی سے تر کر کے سکھا کر تبرکاً رکھ لیتے ہیں۔آیا ان حضرات کا یہ عمل جائز یا نہیں؟ اس بارے میں ہمارے علماء وارباب افتاء کے درمیان اختلاف ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب، حضرت مولانا مفتی عبد الرحیم صاحب لاجپوری، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور حضرت ڈاکٹر عبدالحئی صاحب عارفی رحمہم اللہ جواز کے قائل ہیں۔

حضرت حکیم الامت تھانوی، حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی، اور حضرت مولانا سید زوار حسین صاحب کا رجحان عدم جواز کا ہے۔حضرت مفتی محمود حسن صاحب

گنگوہی کے فتوی سے عدم جواز اور ملفوظات سے جواز معلوم ہوتا ہے۔ دونوں طرف کے فتاوی درج ذیل ہیں:

قائلین عدم جواز کے فتاوی

(۱)......سوال: ایک حاجی اپنے احرام کے کپڑے اس نیت سے محفوظ رکھتا ہے کہ مرنے کے بعد اسے ان میں کفن دیا جائے۔ بعض لوگ کپڑے کا تھان زمزم میں بھگو کر اسی غرض سے محفوظ رکھتے ہیں، سنت یا آثار سلف سے ان باتوں کی کوئی سند و دلیل ملتی ہے یا نہیں؟ بصورت ثانی یہ بدعت حسنہ ہوگا یا سیئہ؟

جواب:......صریح جزئیہ نظر سے نہیں گذرا ہے، لیکن فقہاء آب زمزم سے استنجاء کرنے کو مکروہ کہتے ہیں جو صریح دلیل ہے کہ اس پانی کا احترام واجب ہے۔ دوسری جگہ فقہاء نے یہ مسئلہ بھی صراحۃً لکھا ہے کہ: اشیاء محترمہ کی حفاظت میت کی پیپ اور نجاست سے واجب ہے۔

امر اول کی تصریح ''درمختار'' ''کتاب الطہارت'' اور ''کتاب الحج'' میں ہے اور امر دوم کی ''شامی'' ''کتاب الجنائز'' میں ہے۔ ان تمام جزئیات کے مجموعے سے اس فعل کی کراہت مستفاد ہوتی ہے، البتہ اگر کوئی ایسی چیز ہو جس کی صیانت واجب نہ ہو اور اس میں کسی طرح کی برکت کی امید بھی ہو تو اس کی گنجائش ہے۔

(امداد الفتاوی ص ۴۸۷، سوال نمبر: ۶۴۴۷)

نوٹ:......اصل سوال و جواب فارسی میں ہے، ترجمہ حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری مدظلہ کے حاشیہ سے ماخوذ ہے۔ (ص ۱۵۷ ج ۱)

(۲)......سوال: کفن کا آب زمزم سے تر کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:……حامدا و مصلیا: قبر میں میت کا جسم پھٹتا ہے، نجاست بھی کفن کو لگتی ہے، زمزم شریف قابل احترام ہے، اس کو نجاست سے بچانا چاہئے، اس لئے کفن کو زمزم سے تر کرنا مناسب نہیں ''امداد الفتاویٰ'' میں ایسا ہی لکھا ہے، فقط واللہ اعلم۔ (فتاوی محمودیہ ص ۸۰ ج ۱۷)

حضرت مفتی محمود صاحب رحمہ اللہ کے ملفوظات میں اس مسئلہ پر تفصیل ہے۔ ایک صاحب نے سوال کیا کہ حضرت لوگ آجکل زمزم کے پانی میں کپڑے کو بھگو کر لاتے ہیں، تا کہ کفن میں اس کو استعمال کیا جائے اس کی کیا حقیقت ہے؟ اور ایسا کر سکتے ہیں یا نہیں؟ تو ارشاد فرمایا:

''فتاوی امدادیہ'' میں لکھا ہے کہ: زمزم میں بھگویا ہوا کپڑا کفن میں نہ دیا جائے، کیونکہ جس میں کفن دیں گے، اس میں لاش پھولے گی، خون پیپ بہے گا، آب زمزم میں بھگوئے ہوئے کپڑے کی بے حرمتی ہوگی۔

اور ''فتاوی عزیزیہ'' میں لکھا ہے کہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب رحمہ اللہ کے پاس ایک شخص نے آکر کہا کہ: میرے فلاں عزیز کا انتقال ہوگیا ہے۔ زمزم میں بھگویا ہوا کپڑا عنایت فرمایئے۔ تو جواب میں فرمایا کہ: دادہ خواہد شد، یعنی تم کو دیدیا جائے گا، اس پر کچھ نکیر نہیں فرمائی۔

میں کہتا ہوں کہ: زمزم میں تر کئے ہوئے کپڑے سے بہت زیادہ مبارک اور متبرک کپڑا تو وہ ہے کہ جس کو حضور ﷺ نے زیب تن فرمایا اور پھر عبد اللہ بن ابی بن سلول کے لئے مرحمت فرمایا، جس میں اس کو اس کے صاحبزادے صحابی نے کفن دیا۔

اسی طرح ایک مرتبہ ایک صحابی نے ازار ہدیہ میں پیش کیا، حضور ﷺ نے اس کو بہت پسند فرمایا اور حضور ﷺ نے اس کو پہن لیا۔ ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ تو

بہت اچھی لگتی ہے یہ مجھے عنایت فرما دیجئے، حضور ﷺ نے فرمایا: بہت اچھا، اندر تشریف لے گئے اور ازار بدل کر لا کر عنایت فرما دی، ان صحابی نے اس کو لیا جس کو آپ نے پسند فرمایا تھا، صحابی نے کہا: میں نے پہننے کے لئے تھوڑا ہی لیا تھا، میں نے اپنے کفن کے لئے تبرک کے طور پر لیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ: یہ کپڑا جو حضور ﷺ کے جسم اطہر سے لگا، زمزم سے بہت زیادہ متبرک ہے، مگر اس کا اہتمام کرنا برا ہے جیسا کہ حاجی لوگ زمزم میں ڈبو کر سکھا کر لاتے ہیں، ایسا اہتمام غلط ہے، ہاں بغیر اہتمام کے ایسا کیا جائے تو کچھ حرج نہیں۔

(ملفوظات فقیہ الامت ص ۳۲ / قسط: سادس)

(۳)......حضرت مولانا سید زوار حسین صاحب رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

بہت سے عوام الناس کفن کے لئے لٹھا وغیرہ سفید کپڑے کے تھان آب زمزم سے تر کر کے سکھاتے اور اپنے ہمراہ لاتے ہیں، اس بات کا سنت سے کوئی ثبوت نہیں ملتا اور نہ ہی سلف صالحین میں سے کسی نے ایسا کیا۔ (عمدۃ الفقہ ص ۶۷۰ ج ۴، فضائل آب زمزم)

قائلین جواز کے فتاوی

(۱)......سوال: کپڑے کو زمزم کے پانی میں تر کر کے خشک ہونے کے بعد کفن میں استعمال کر سکتے ہیں؟ بے ادبی تو نہیں ہو گی؟

جواب:...... ہاں! حصول برکت کی غرض سے آب زمزم میں تر کر کے خشک کیا ہوا کپڑا کفن میں استعمال کر سکتے ہیں۔

ولذا قال فی الاسرار المحمدیة : لو وضع شعر رسول الله أوعصاه أوسوطه علی قبر عاص لنجا ذلک العاصی ببرکات تلک الذخیرة من العذاب ، ومن هذا القبیل

ماء زمزم والکفن المبلول به وبطانة استار الکعبة والتکفین بھا۔

(تفسیر روح البیان ص۵۵۹؍مطبوعہ مصر)

اس میں سوء ادب جیسی کوئی چیز نہیں ہے ۔قمیص مبارک اور تہبند شریف کو کفن میں استعمال کرنا حدیث سے ثابت ہے، فقط واللہ اعلم بالصواب ۔(فتاوی رحیمیہ ص۳۶۲ ج۱)

(۲)......سوال: بندہ حج کے لئے گیا تھا، اس وقت میں نے احرام کا کپڑا آب زمزم میں تر کیا تھا، جو آج بھی میرے پاس موجود ہے، اس کا استعمال کس طرح کرنا چاہئے؟ اپنے یا اپنی بیوی کے کفن کے لئے رکھ دوں، یا رشتہ داروں کو تبرکاً تھوڑا تھوڑا تقسیم کردوں، یا کسی کمیٹی کو دیدوں جو مناسب سمجھ کر کسی غریب کے کفن کے لئے دیدیں۔غرض جو صورت آپ کو مناسب معلوم ہو اور اللہ تعالی کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہو اس سے مطلع فرمائیں ،انشاءاللہ اسی پر عمل کروں گا۔

جواب :......احرام کی چادر جس کا سوال میں ذکر ہے، بوسیدہ ہونے سے پہلے پہلے اس کو استعمال کر لینا چاہئے کہ وہ بوسیدہ ہونے کے بعد کفن کے لئے قابل استعمال نہیں رہے گی۔

آپ مالک ہیں، بیچ بھی سکتے ہیں، مالی حالت اچھی ہو تو للہ اور بخشش کے طور پر دیدینا بہتر ہے۔ رشتہ داروں اور نیک لوگوں کے کفن کے لئے دینا بہتر ہے ۔فقط واللہ اعلم بالصواب ۔(فتاوی رحیمیہ ص۴۹۸ ج۱۰)

''امدادالفتاوی'' کا جو فتوی اوپر نقل کیا گیا ہے اس پر حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تسامح کے عنوان سے تحریر فرماتے ہیں:

زمانۂ قدیم سے عرب وعجم کے تمام حجاج میں بلا نکیر یہ عمل جاری ہے، لہذا حتی الامکان ان کے فعل کو صحیح محمل پر محمول کرنا بہتر ہے ۔احقر کے خیال میں مجیب علیہ الرحمہ کے دلائل

قیاسیہ سے ''روح البیان'' کا مندرجہ ذیل جزئیہ اولی ہے: ولذا قال فی الاسرار، الخ۔

اور ماءِ زمزم سے غسل کرنے کا جواز تمام کتب فقہ میں مصرح ہے، اور غسل کے بعد پانی خشک ہوجاتا ہے، ایسے ہی تر کردہ کفن کا پانی بھی خشک ہوجاتا ہے، عین باقی نہیں رہتی۔ رہا تبرک تو وہ ایک امر معنوی ہے، فافهم فانه دقيق۔ (امداد الفتاوی ص ۴۷۸ ج ۱)

''امداد الفتاوی'' کے جواب پر حاشیہ میں ہے:

اس جواب پر بھی کلام کیا گیا ہے، جو ملحقات تتمۂ اولی ''امداد الفتاوی'' میں درج ہے، اور کلام صحیح ہے، یعنی کفن کو آب زمزم میں تر کرنے میں کوئی خرابی نہیں۔

مزید تفصیل اصلاحات ملحقات میں دیکھو۔ تصحیح الاغلاط ص ۲۱۔ (حوالۂ بالا)

(۳)......سوال: آب زمزم سے دھوئے ہوئے کپڑے میں کفن دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:......آب زمزم سے دھوئے ہوئے کپڑے میں کفن دینا جائز ہے، البتہ اس طرح آب زمزم سے کفن دھونا سلف سے ثابت نہیں ہے۔ غالبا حصول برکت کے لئے لوگوں میں اس کا رواج ہوا۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ص ۱۰۲ ج ۳)

(۴)......جواب: برکت کے حصول اور عذاب سے نجات کے لئے کوئی متبرک اپنے پاس رکھنا یا اس کو استعمال کرنا مرخص ہے، اسی طرح آب زمزم سے تر شدہ کفن استعمال کرنا بھی جائز ہے۔ (فتاوی حقانیہ ص ۴۶۳ ج ۳)

(۵)......جواب: آب زمزم متبرک پانی ہے۔ کپڑے یا بدن سے نجاست حقیقیہ زائل کرنے کے لئے اسے استعمال کرنا جائز نہیں۔ ہاں حصول برکت کے لئے اس میں کپڑا بھگو کر لانا درست ہے۔ (خیر الفتاوی ص ۲۰۷ ج ۴)

(۶)......مسئلہ: تبرک کے طور پر آب زمزم میں تر کیا کفن دینے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں،

بلکہ باعث برکت ہے۔ (احکام میت ص۴۳، کفن کا بیان)

(۷)...... حضرت شاہ عبد العزیز صاحب رحمہ اللہ کے پاس ایک شخص نے آکر کہا کہ: میرے فلاں عزیز کا انتقال ہو گیا ہے، زمزم میں بھگویا ہوا کپڑا عنایت فرمائیے۔ تو جواب میں فرمایا: ''دادہ خواہد شد'' یعنی تم کو دیدیا جائے گا، اس پر کچھ نکیر نہیں فرمائی۔

(ملفوظات فقیہ الامت ص۳۲/ قسط: سادس)

نوٹ:...... حضرت شاہ عبد العزیز صاحب رحمہ اللہ کے عمل سے معلوم ہوا کہ آپ کے پاس زمزم میں تر کیا ہوا کپڑا محفوظ رہتا ہوگا، تب ہی تو سائل نے سوال کیا، اور آپ نے دینے کا وعدہ فرمایا۔

''فضل ماء زمزم'' میں ہے:

وعلى هذا المبدأ الايمان ببركة ماء زمزم حتى لما بعد الموت ما يفعله كثير من الناس منذ عهد قديم و حتى هذا اليوم ،حيث يَغْمِسون ثوباً من القماش بماء زمزم ، ثم يتركونه ليجفّ ، ويحتفظون به ليكون كفنا لهم ، راجين بركته و حسن عائدته ،

وفى حاشيته :

ذكر هذ الامر عمن قبله الامام الفقيه المالكى محمد بن عبد السلام المتوفى سنة ۷۴۹ ، كما فى مواهب الجليل لشرح مختصر خليل للحطاب ۱ / ۴۶، ومثله ايضا فى التزام مالا يلزم لابن طولون (مخطوطة) بل هو من زمن بعيد ، فقد قال الثعالبى المتوفى سنة ۴۲۹ فى ثمار القلوب ص ۵۵۹ : ''وكم من غاسل ثيابه بمائه أى زمزم لما يرجوه من بركته ، وحسن عائدته۔ (ماء زمزم ص۱۴۳)

علماء کی ان تحریرات اور فتاوی سے معلوم ہوا کہ کفن کو زمزم میں تر کر کے رکھنا جائز

ہے، البتہ اس میں غلو نہیں ہونا چاہئے ،بغیر کسی اہتمام کے ایسا کیا جائے تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔

ویسے حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے تحریر فرمایا ہے کہ:

''کفن میں کعبہ شریف کا غلاف تبرکاً رکھ دینا درست ہے''۔(دین کی باتیں ص۱۶۳)

کعبہ شریف کا غلاف بھی تو محترم شئی ہے، جب اس میں کوئی بے حرمتی نہیں تو ماءِ زمزم تو خشک ہو جاتا ہے اس میں بھی کوئی کراہت نہیں ہونی چاہئے۔

البتہ اس امر کا اہتمام زیادہ ہونے لگے تو یقیناً قابل نکیر ہو جائے گا۔امر مستحب اور مندوب پر اصرار کو فقہاء نے منع لکھا ہے۔(دیکھئے ص ۷۵)

حضرت مفتی محمود حسن صاحب رحمہ اللہ کے ملفوظات میں بھی ہے:''ہاں بغیر اہتمام کے ایسا کیا جائے تو کچھ حرج نہیں''۔(ملفوظات فقیہ الامت ص۳۲/قسط: سادس)

(ماخوذ: تحفۂ حرم ص۔ مرغوب المسائل ص ج ۲)